جنگ کے اٹھارہ مہینے

مترجمہ سید جمال حسن صاحب شیرازی بی اے

یہ مضمون ہندوستان ٹائمز کے نئے سالنامہ کے ایک مضمون کا ترجمہ ہے اور ہم اس کو برہان میں اس لیے شائع کررہے ہیں کہ قارئین برہان کے پاس موجودہ جنگ کے متعلق معلومات یکجا طور پر محفوظ رہیں۔ (برہان)

۱۹۔ اپریل ۱۹۴۰ء کو دفعۃً جرمنی فوجوں نے ڈنمارک پر قبضہ کرلیا اور اس کے ساتھ ساتھ ناروے کے ایک ہزار میل لمبے ساحل کے اہم مقامات پر (جن میں اوسلو، اسٹاونجر، برگن، ٹرونڈھم اور نارک بھی شامل تھے) اُتر گئیں اور اپنے قدم جما لیے۔ جرمنوں کا یہ حملہ نہایت منظم تھا۔ برطانوی افواج جنہوں نے ایک ہی دن قبل نارک اور چند دوسرے اہم مقامات میں آبدوز سرنگیں اس لیے بچھائی تھیں کہ سوئیڈن سے جرمنی کو لوہا نہ پہنچ سکے، جرمنوں کے اس اچانک اور کامیاب حملے سے دنگ رہ گئیں۔

چند دن بعد اتحادیوں کی ایک حملہ آور فوج ٹرونڈھم کے شمال اور جنوب میں اُتری تاکہ اس اہم شہر پر قبضہ کرلے۔ لیکن اتحادیوں کی یہ مہم چند شدید دشواریوں کے باعث اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکی۔ سب سے بڑی دشواری یہ تھی کہ جرمنوں کے جھپٹنے والے بمباروں کا کامیاب مقابلہ کرنے کے لیے برطانی فوج کے پاس کوئی ہوائی اڈا نہیں تھا۔ جرمنوں نے ہوائی چھتریوں کے ذریعہ فوج اُتار کر اور ففتھ کالم کی سرگرمیوں کے ذریعہ برطانی فوجوں کو سخت حیرت میں ڈال دیا۔

مئی کے پہلے ہفتے میں جنوبی ناروے سے اتحادی فوج بڑی سرعت کے ساتھ واپس بلالی گئی لیکن ناروک کی جنگ چند ہفتوں تک جاری رہی۔ اتحادیوں نے اس بندرگاہ پر ۲۸۔ مئی کو قبضہ کیا تھا لیکن ۱۰۔ جون کو انہیں وہاں سے بھی پیچھے ہٹنا پڑا اور بالآخر جنگِ ناروے میں اتحادیوں کو شکست نصیب ہوئی۔

نقشۂ جنگ
برجن
اوسلو
اسٹاونجر
اپسالا
اسٹاکہالم
بحر شمالی
ہل
لندن
برلن
جرمنی
وارسا
پولینڈ
کریکو
زیکو سلوویکا
آسٹریا
ہنگری
فرانس
میلان
زارا
کارسیکا
روم
سارڈینیا
بحر روم

ناروے کی ابتری اور شکست کے بعد چیمبرلین کی گورنمنٹ کو استعفا دینا پڑا اور ۱۰ مئی کو مسٹر چرچل نے تمام پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک نئی گورنمنٹ بنائی اسی روز صبح کو ہٹلر نے بلجیم، ہالینڈ اور فرانس پر پورے زور و شور کے ساتھ حملہ آور ہو چکا تھا۔"یہ جنگ جو آج شروع ہو رہی ہے" ہٹلر نے اپنی فوج کو پیام دیتے ہوئے کہا تھا" آنے والے ایک ہزار سال کے لیے جرمنی کی قسمت کا فیصلہ کر دیگی، اس بار بھی جرمنوں نے وہی حربے استعمال کیے جو چند ماہ قبل پولینڈ کو تباہ کرنے کے لیے استعمال کیے تھے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس بار یہ حملہ زیادہ وسیع پیمانہ پر تھا۔ مسلح ٹنکوں کی پیش قدمی سے قبل جھپٹنے والے بمباروں نے سخت حملے کیے تاکہ دشمنوں کے سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہو جائیں اور اتحادی فوجوں کی صفوں میں ابتری پھیل جائے۔ اس کے علاوہ ہوائی چھتریوں کے ذریعہ ہزاروں کی تعداد میں فوج اتحادیوں کے دفاعی لائنوں کے عقب میں اتار دی گئی۔ دہشت زدہ اور پناہ جو شہریوں کی بھگدڑ نے حالات کو اور زیادہ ناقابل قابو بنا دیا۔

مغربی مہم اتحادیوں کی صفوں کے اہم مقامات کو توڑنے اور ان میں داخل ہونے کے بعد جرمنی ٹینک پنکھے کی طرح پھیلنا شروع ہو گئے۔ اس سے جرمنوں کا منشا حسب ذیل تھا:-

(۱) ڈچ اور بلجین فوجوں کے اتحاد اور تعاون کو توڑنا اور ان کو دو حصوں میں تقسیم کر دینا۔ ماسٹرچیٹ کے علاقہ میں نہر میوز اور البرٹ کی سمت جرمنوں نے ایک نہایت زبردست حملہ کیا۔ اور کامیاب ہو گئے

ب۔ ڈچ فوج کی دفاعی صفوں کو چیر کر دریائے یزل اور ماس کے کنارے کنارے بڑھنا اور بالآخر نہر البرٹ کے متوازی پیش قدمی کرکے زویڈر کے آبی سلسلہ تک پہنچنا۔

(س) فرانس کے دفاعی سلسلوں میں سڈان کے قریب جہاں سے میجنو لائن سمندر کی طرف بڑھتی چلی گئی تھی ایک خلا پیدا کرنا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اتحادی فوجوں کو بلجم کی فوج سی کاٹ کر

علیٰحدہ کر دیا جائے اور فرانس کے ساحلی بندرگاہوں تک پہنچنے کے لیے ایک آسان راستہ حاصل کر لیا جائے۔

بہت سے اہم مقامات مثلاً مورڈ ایک کاپل اور رٹرڈم کا ہوائی مستقر حملہ آور فوجوں کے پہنچنے سے قبل ہوائی چھتری والی فوج کے قبضہ میں آ چکے تھے۔ حملہ آور فوجوں نے سرعت کے ساتھ پیشقدمی کر کے انہیں سنبھال لیا۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ کا یہ نقشہ کیٹیل، گوئرنگ اور بروشیش کی بجائے ہٹلر نے خود تیار کیا تھا اور اس پر نہایت سختی اور تیزی کے ساتھ عملدرآمد ہوا۔

ہالینڈ کی شکست ڈچ فوج جرمنوں کی زبردست طاقت سے ٹکرانے کے بعد اب تنہا لڑ رہی تھی اور بُری طرح پٹ رہی تھی۔ جنگ کے پہلے دو دنوں میں اس کے ایک لاکھ فوجی کام آ چکے تھے۔ یہ تعداد ہالینڈ کی تمام فوج کی ایک چوتھائی تھی۔ اس لیے ۱۴ مئی کو ہالینڈ نے ہتھیار ڈالدینے کا فیصلہ کر لیا۔ ملکہ ولہلمینا اور کابینہ کے وزرا قبل ہی انگلینڈ پہنچ چکے تھے اور وہاں پہنچ کر پناہ جو حکومتوں کی تعداد میں اضافہ کر چکے تھے۔ پانچ دن کی مسلسل بمباری سے ہالینڈ بالکل تباہ و برباد ہو گیا، اس کے متعدد شہر منہدم ہو گئے اور چند دوسرے شہر مثلاً رٹرڈم وغیرہ تو بالکل خاک میں مل گئے۔

اسی اثنا میں بلجیم کی فوج کے لیے خطرناک پوزیشن پیدا ہو چکی تھی۔ جرمنوں نے بہت جلد ماسٹرچیپ کے دفاعی لائنوں کو عبور کر لیا اور اس خلا میں گھس کر حملہ آور ٹینک مدافعین کے عقب میں پنکھے کی شکل میں پھیلنے لگے۔ برطانی اور فرانسیسی فوجیں شاہ لیوپولڈ کی امداد کے لیے سرحد بلجیم کی طرف روانہ کی گئیں لیکن جرمنی پیشقدمی کی بے پناہ تیزی نے جنرل گیملن کے سارے منصوبوں کو الٹ کر رکھ دیا۔ آخر کار سینٹ ٹرونڈ میں طرفین کے مسلح ٹینکوں اور فوجی دستوں کے درمیان ایک سخت خونریز جنگ ہوئی۔

دریائے میوز کی سمت بڑھ کر جرمنوں نے لیج کے دفاعی استحکامات پر قبضہ کر لیا۔ اُدھر

نہر البرٹ کی طرف سے انٹورپ خطرہ میں آچکا تھا۔ جرمنوں کے مسلسل حملوں سے گھبراکر اتحادی فوج برسلز کے مغرب میں پیچھے ہٹ گئی اور دریائے شلٹ کے متوازی دوبارہ صف آرا ہوئی دوسرے دن جرمن فوجیں بلجیم کے دارالسلطنت میں داخل ہوگئیں۔ اب مدافعت بہت دشوار تھی۔ ۱۴ا۔ مئی کو جرمنی فوجیں گیوٹ اور سڈان کے درمیان میوز کے اوپری علاقہ کے کئی اہم مقامات کو عبور کرچکی تھیں۔ اور وزیر اعظم رینا کے الفاظ میں "ایک ناقابل یقین غلطی کے باعث دریائے میوز کے تمام پل صحیح وسالم رہ گئے تھے۔ دشمن نے اس سے انتہائی فائدہ اٹھایا۔ تاریخ فرانس میں یہ ایک نہایت تاریک دن تھا۔

بلجیم کی جنگ حملہ آوروں نے سڈان کی دفاعی صفوں پر نہایت شدید حملہ کیا اور اُن کو چیر کر آگے بڑھ گئے۔ ابھی تک یہ ایک ناقابل توجیہ معما ہے کہ میجنو لائن کے اُس اہم مقام (جو فرانس کی تاریخ میں قبل ہی سے نہایت بدشگون سمجھا جاتا تھا) کے دفاعی استحکامات کو کیوں اس قدر کمزور چھوڑ دیا گیا تھا۔ جرمنوں کی مسلح گاڑیوں کے ایک زبردست دستے نے اس چھوٹے سے شگاف کو بڑھا کر ایک سوراخ بنایا اور پھر اس کو ایک بڑے درّے کی شکل میں تبدیل کر دیا جرمنوں کے پیدا کردہ اس پھیلتے ہوئے درّے نے شمالی علاقہ کی فوج کو باقی فوج سے کاٹ کر علیحدہ کردیا، اور اسی نے فرانس کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔ جرمن مسلح ٹینک اور اس کے پیچھے پیدل فوج کی بے پناہ تعداد اسی درہ کے ذریعہ انتہائی تیزی کے ساتھ فرانس میں گھسنا شروع ہوئی اور ساحلی بندرگاہوں کا رُخ کیا۔ اتحادی افواج کی پوزیشن روز بروز مایوس کن ہوتی گئی اور جرمنوں کی پے در پے فتح کی وجہ سے اتحادیوں کی طرف سے جوابی حملوں کا امکان گھٹتا گیا۔ ۷ا مئی کو اتحادی افواج کے جرنیل گیملن نے اپنی فوج کے نام ایک اعلان جاری کیا اور خطاب کرتے ہوئے کہا "میرے بہادر سپاہیوں جان دیدو لیکن اپنی جگہ سے ایک انچ پیچھے نہ ہٹو۔"

جرمنی حملوں کے ہولناک تصادم سے لڑکھڑا کر اتحادی فوج سمندر کی طرف پسپا ہونے لگی جرمنوں نے سیمبر اور اوائز کو پار کر کے لاکیکٹو اور سینٹ کوئنٹن پر قبضہ کر لیا۔

ان پے درپے پسپائیوں اور حادثات کی وجہ سے گیملین کے ہاتھوں سے اتحادی فوج کی کمان چھین لی گئی اور اس کی جگہ جنرل ویگان کو شام سے بلا کر مامور کیا گیا۔ لیکن اب کافی دیر ہو چکی تھی۔ لیون ہاتھ سے نکل چکا تھا اور جرمنی فوج اوائز انس نہر تک پہنچ چکی تھی۔ پیرون بھی اسی دن ہاتھ سے نکل گیا اور ۲۱۔ مئی کو اراس، امینس اور رابیول پر بھی جرمنوں کا قبضہ ہو گیا۔ فرنچ نائنتھ آرمی تباہ ہو چکی تھی اور اس کا جرنیل گرفتار ہو چکا تھا۔ یہ جرمنوں کی ایک عظیم الشان فتح تھی۔ بولون میں ۲۳۔ مئی کو جرمن فوجیں داخل ہو گئیں۔

ساحلی علاقہ کی سمت جرمنوں کی کامیاب پیشقدمی نے شمالی اتحادی فوج اور فرانسیسی فوجوں کے درمیان ایک تیس میل وسیع کوریڈر حائل کر دیا تھا۔ اسی اثنا میں جرمن مسلح ڈویژن نے فلینڈرس میں دریائے شلڈ کو کئی اہم مقامات پر پار کر لیا تھا۔

لیوپولڈ کی بے دست وپائی، اُدھر بلجیم کی فوج کا داہنا بازو جرمنی کی مسلح موٹروں کی پوری زد میں آ چکا تھا اور بلجین فوج کی پوزیشن بہت نازک ہو گئی تھی۔ مکمل تباہی یا بلجین فوج کو ہتھیار ڈال دینے کا حکم لیوپولڈ کے سامنے یہی دو سوال تھے۔ شاہ لیوپولڈ نے دوسری صورت کو بہتر سمجھا اور ۲۸۔ مئی یعنی شکست ہالینڈ کے دو ہفتہ بعد بلجیم نے بھی ہتھیار ڈال دیے۔ شکست بلجیم نے لارڈ گارٹ کی فوج کو جرمنوں اور سمندر کے درمیان چھوڑ دیا۔ یہ نہایت خطرناک پوزیشن تھی برطانی کمانڈر نے قبل ہی فوج کو ہٹا لیجانے کا ارادہ کر لیا تھا اور اسی لیے کئی دنوں تک برطانی فوج دشمنوں سے لڑتی ہوئی ڈنکرک کی جانب پیچھے ہٹتی رہی۔ لیکن جرمنوں کے مسلح دستوں کی سنگین کی نوک اس مقام تک نہ پہنچ سکی اس لیے کہ اتحادی فوج کا ایک چھوٹا سا دستہ کیلے میں

انتہائی شجاعت اور سرفروشی کے ساتھ چار دن تک دشمنوں کا مقابلہ کرتا رہا اور انہیں آگے بڑھنے نہیں دیا۔

ڈنکرک | ڈنکرک میں برطانوی فوج کے لیے جو نازک حالت پیدا ہوگئی تھی اس کا نقشہ خود مسٹر چرچل نے اپنے خاص انداز میں یوں کھینچا ہے:۔

"دشمن نے ہر چہار طرف سے بڑی وحشت اور درندگی کے ساتھ حملہ کردیا۔ دشمن کے مضبوط ہوائی بیڑے کا ایک بڑا حصہ ڈنکرک اور اس کے ساحلی علاقوں کو اپنا خاص نشانہ بنا رہا تھا۔ اس کی بحری فوج نے سمندر اور رودبار انگلستان میں مقناطیسی سرنگیں بچھادی تھیں اس کے ہوائی بمبار قطار اندر قطار آتے تھے اور ڈنکرک کے ساحلی پشتے اور ریت کے ٹیلوں پر جن میں اتحادی فوج پناہ گزیں تھی بم برساتے تھے۔ دشمن کی آبدوز اور موٹر کشتیاں اس بڑی ٹرانک پر پورے زور شور کے ساتھ حملہ کررہی تھیں جواب سمندر میں شروع ہوچکا تھا۔ چار پانچ دنوں تک ایک نہایت خوفناک جنگ جاری رہی۔ جرمن مسلح ڈویژن، پیدل فوج اور اُن کی بڑی توپیں پوری طاقت سے اتحادی فوج پر جھپٹ جھپٹ کر حملہ کررہی تھیں"۔

اتحادی فوج کو پار کرنے کے لیے تقریباً ۲۲۰ چھوٹے جنگی جہاز اور ۶۵۰ دوسرے قسم کے جہاز مامور کیے گئے تھے۔ یہ ایک بہت بڑا معجزہ تھا کہ ان خوفناک حالات میں برٹش اکسپیڈیشنری فورس (British Expeditonary Force) کے ساڑھے تین لاکھ سپاہی صحیح و سالم انگلستان کے ساحل پر پہنچ گئے" اس کے باوجود مسٹر چرچل نے اس واقعہ کو اتحادیوں کے لیے ایک "عظیم جنگی حادثہ" کہہ کر پکارا۔ اس عظیم حادثہ سے صرف یہی نہیں ہوا کہ فرانس کی فوج کو ایک ضرب کاری لگی بلکہ برطانی فوج اپنا سارا سامان جنگ (جو ایک طویل عرصہ میں تیار ہوا تھا) کھو بیٹھی اور فرانس کے ساحل کے تمام بندرگاہ جرمنوں کے قبضہ میں

چلے گئے اب ہٹلر کو یہ بہت بڑی سہولت ہوئی کہ اس کے بمبار طیارے صرف چند منٹ میں برطانیہ پہنچ سکتے تھے۔ اسی اثنا میں جرمنوں کی آبدوز کشتیاں متعدد ایسے خفیہ اڈے ڈھونڈھ چکی تھیں جہاں سے وہ بحر اوقیانوس کی بحری شاہراہ پر آسانی سے حملہ کر سکتی تھیں۔

فلینڈرس کی فیصلہ کن فتح کے بعد ہٹلر نے دوسرا قدم اٹھانے میں تاخیر نہیں کی۔ ویگان نے نہایت سرعت کے ساتھ دریائے آئن (Aisne) اور سوم (Somme) کے متوازی ایک نئی صف آراستہ کر لی تھی۔ ۵۔ جون کی صبح کو یعنی ڈنکرک کے واقعہ کے صرف پانچ دن بعد ہٹلر نے دو ہزار ٹینک اور ایک سو ڈویژن کے ساتھ پھر اپنی خوفناک پیشقدمی شروع کر دی فرانسیسیوں کی نئی دفاعی لائنیں بہت جلد ٹوٹ گئیں۔ جرمن فوج دریائے سوم کو عبور کر کے ۷۔ جون کو "ویگان لائن" میں داخل ہو گئی۔ دوسرے دن کا حملہ اور زیادہ شدید تھا۔ اب جرمن فوج اومیل (Aumele) اور نوائن (Noyon) کے درمیان ساٹھ میل لمبے مورچے پر لڑ رہی تھی۔ بالآخر جرمنوں نے دریائے آئن کو بھی پار کر لیا، فرانسیسی فوج پہلے تو باقاعدہ طور پر پیچھے ہٹ رہی تھی لیکن جرمنوں کی بے پناہ تیزی نے انہیں بے ترتیبی کے ساتھ بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

پیرس کی شکست جب جرمنی فوج پیرس کے دروازے پر پہنچ گئی اور فرانس کی شکست ایک یقینی امر ہو گیا تو اٹلی نے بھی جو جنگ میں شرکت کرنے سے ابھی تک پس و پیش کر رہا تھا یک بیک اتحادیوں کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ اس سے قبل فرانس اور برطانیہ بڑی شد و مد کے ساتھ اٹلی کو جنگ سے الگ رہنے کے لیے درخواست کر رہے تھے لیکن ان کی اپیل بے سود ثابت ہوئی۔ مسولینی رذالت پر اتر چکا تھا اور نتائج جنگ سے قطع نظر اپنے ملک کو ورطۂ ہلاکت میں ڈال دینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ انتقام کا دیوتا اس کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے تُلا بیٹھا ہے۔

پیرس کی طرف جرمنوں کی پیش قدمی پورے زور شور کے ساتھ جاری تھی۔ اُنھوں نے ۱۲ جون کو دریائے سین (Seine) کو اور ۱۳ جون کو دریائے مارنی (Marne) کو عبور کرلیا اور پیرس کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ وزیر اعظم فرانس نے دار السلطنت کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لیے اس کو کھلا شہر قرار دے دیا۔ ۱۴ جون کو فاتح جرمن فوج پیرس میں داخل ہوگئی۔ ستر سال کے اندر جرمن سپاہی فاتح کی حیثیت سے دوسری بار پیرس میں داخل ہو رہے تھے۔

جرمنوں نے فرانس کی منتشر فوج کا تعاقب جاری رکھا۔ مشرق میں وہ میجنولائن کو الٹ چکے تھے۔ وردم (Verdum) اور بہت سے دوسرے اہم مسلح اور مستحکم مقامات پر قبضہ کرچکے تھے۔ فرانسیسی گورنمنٹ پہلے ٹورس (Tours) میں پناہ گزین ہوئی اور اس کے بعد بورڈو (Bourdeaux) میں منتقل ہوگئی۔ ان دردناک دنوں میں فرانسیسی گورنمنٹ کے کئی جلسوں میں .... گورنمنٹ کے خلاف مظاہرے ہوئے رینالڈ چاہتا تھا کہ جنگ جاری رہے لیکن مارشل پٹاں نے ہتھیار ڈال دینے کا ارادہ کرلیا تھا۔

حکومت فرانس نے برطانیہ کو ایک فوری پیغام بھیجا جس میں جرمنوں سے علحدہ صلح کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ برطانیہ نے فوراً جواب دے دیا کہ وہ فرانس اور برطانیہ کو ایک متحدہ اسٹیٹ میں تبدیل کرنے کے لیے تیار ہے۔ برطانیہ نے انتہائی کوشش کی کہ فرانس جرمنوں کے آگے سپر نہ ڈالے لیکن اب کافی دیر ہوچکی تھی، اور یہ پیش کش بے سود ثابت ہوئی۔

رینالڈ نے ۱۴ جون کی شب کو استعفا دے دیا۔ اور مارشل پٹاں نے جرمنی کے ساتھ صلح کرنے کے ارادے سے ایک نئی گورنمنٹ بنائی۔ اس ارادہ کی خبر خود پٹاں نے اپنی قوم کو ان الفاظ میں دی۔

"میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اب ہمیں ہتھیار ڈال دینا چاہییں۔

میں نے حریف سے درخواست کی ہے اور دریافت کیا ہے کہ کیا وہ ایک باعزت صلح کرنے کے لیے (جیساکہ دو بہادر فریق میں عموماً جنگ کے بعد ہوتی ہے) اور جنگ کو ختم کرنے کے لیے تیار ہے۔"

بالآخر ۲۲ جون کو جرمنی کے ساتھ اور ۲۴ جون کو اٹلی کے ساتھ صلحناموں پر دستخط ہو گئے ان دونوں صلحناموں کے بموجب شمالی فرانس کا پورا علاقہ اور بحر اوقیانوس، فرانسیسی ساحل کا تمامی علاقہ جرمنوں کے قبضہ میں آگیا۔ فرانس کی تمام فوج غیر مسلح کر دی گئی اور سامانِ جنگ کی ایک بہت بڑی مقدار فاتحین کے ہاتھ لگی۔ فرانس کے ساحلی اڈوں مثلاً ٹولون، بائزرٹا اجاکیو اور اوران کو غیر مسلح کر دینے سے اٹلی کا بحری سلسلۂ رسل و رسائل خطرہ سے محفوظ ہو گیا، اور ٹیونس، الجیریا وغیرہ کے خاص علاقوں کے غیر مسلح ہو جانے اور شام کے اتحادی کاز سے الگ ہو جانے سے برطانی فوج مشرق قریب اور مشرقِ وسطیٰ میں کچھ دیر کے لیے انتہائی خطرہ میں پڑ گئی لیکن اٹلی نے ان نئی سہولتوں سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا۔ اور بحر متوسط کے برطانوی جہازی بیڑے کی ہوشیاری اور مستعدی سے فرانسیسی جنگی بیڑے کی طرف سے جو خطرناک صورتِ حالات پیدا ہو گئی تھی اُس پر بآسانی قابو پا لیا گیا۔

جولائی کے شروع میں فرانس کے بہتیرے جنگی جہاز جو اوران، ڈاکر اور اسکندریہ وغیرہ میں تھے یا تو غیر مسلح اور بیکار کر دیے گیے یا ڈبو دیے گئے۔ چند اور جنگی جہاز جو اس وقت برطانوی بندرگاہ میں تھے پکڑ لیے گئے، صرف ایک جنگی کروزر ٹولوں کی طرف بھاگ نکلا۔

پٹان گورنمنٹ نے جس کا ہیڈ کوارٹر اب وشی میں قائم ہو گیا تھا برطانیہ سے سیاسی تعلقات منقطع کر دیے وبگان نے ایک آزاد فرانسیسی گورنمنٹ بنائی لیکن اُس کو فرانسیسی امپائر کی تائید حاصل نہ ہوئی۔ صرف افریقہ کے استوائی علاقے اور چاڈ کے کچھ فرانسیسیوں

نے اس کی تائید کی ۔ باقی تمام فرانسیسی اور نوآبادیات وشی کے وفادار رہے۔

ستمبر کے اخیر میں برطانوی بحری بیڑے کی مدد سے جنرل ویگان نے ڈاکر میں کچھ فوج لے کر اترنے کی کوشش کی لیکن بندرگاہ کی فرانسیسی فوج نے ان کا سخت مقابلہ کیا اور انہیں مار بھگایا۔

ہوائی جنگ | اس کے بعد چند مہینوں تک برطانیہ بڑی تشویش کے ساتھ جرمن حملہ کا انتظار کرتا رہا، کئی بار برطانیہ کے جاسوسی ہوائی جہاز نے دیکھا کہ جرمن فوجیں فرانس کے ساحل پر جمع ہو رہی ہیں اور سمندر میں چھوٹی چھوٹی موٹر کشتیاں اتاری جا رہی ہیں۔ بظاہر یہ تیاریاں برطانیہ پر آخری حملہ کی تمہید تھی، لیکن یہ حملہ وقوع پذیر نہ ہوا۔

یہ امر ہنوز بحث طلب ہے کہ ہٹلر نے ۱۹۴۰ء کے موسم خزاں میں برطانیہ کو فتح کرنے کی اسکیم تیار کی تھی اور صرف موسم کی خرابی نے اس کو اس ارادہ کی تکمیل سے باز رکھا۔ لیکن یہ امر یقینی ہے کہ شکست فرانس کے بعد بھی برطانیہ پر حملہ کا امکان بدستور قائم رہا۔ چنانچہ ہٹلر نے اپنے بے خبر نکتہ چینوں کو یہ جواب دیا "انتظار کرو ہم لوگ ضرور آئینگے"۔

اب ہوائی جنگ روز بروز شدت پذیر ہوتی جا رہی تھی۔ ۸۔ اگست کو جرمنوں نے دن کے وقت لندن پر ہوائی حملہ شروع کر دیا۔ یہ جنگ بڑھتی ہوئی ہلاکت آفرینی کے ساتھ ایک مہینہ تک جاری رہی۔ اگرچہ ان حملوں سے جرمنوں نے انگلینڈ کے کئی شہروں کو سخت نقصان پہنچایا لیکن رائل ایرفورس نے بھی جرمن ہوا بازوں کا سخت مقابلہ کیا اور انہیں بہت سخت نقصان پہنچایا۔ آخر کار ستمبر کے اخیر میں جرمنوں نے دن کے حملہ کو ترک کر کے رات کے حملے شروع کیے۔ دن کا حملہ ایک حد تک ناکامیاب ثابت ہوا تھا لیکن رات کے ہوائی حملے برطانیہ کے لیے نئی مصیبتوں اور دشواریوں کے باعث ہوئے۔ خاص صنعتی مرکزوں اور اہم مقامات

پر سخت حملے شروع ہو گئے، جرمنوں نے برمنگھم، مانچسٹر، شفیلڈ، ساؤتھمپٹن، کارڈف، لورپول گلاسگو، برسٹل، پلیمتھ وغیرہ کو خاص طور پر اپنے حملہ کا نشانہ بنایا اور شدید نقصانات پہنچائے۔ ۲۹۔ دسمبر کی رات کو جرمن طیاروں نے آتشیں بموں کی بارش سے سارے لندن میں آگ لگانے کی کوشش کی۔ مارچ کے اخیر تک یہ حملے غیر فیصلہ کن ثابت ہوئے اور شہریوں کی زندگی میں انتشار و پراگندی پھیلانے میں (جو ان کا خاص مقصد معلوم ہوتا تھا) ناکام رہے۔ جرمنوں کے کئی ہزار ہوائی جہاز تباہ ہو گئے لیکن وہ منزل مقصود سے ہنوز دور تھے۔

اس اثنا میں رائل ایرفورس کے بمبار اگرچہ برطانیہ کو اپنی ہوائی طاقت کا ایک بڑا حصہ مشرقِ وسطیٰ کو روانہ کرنا پڑا تھا۔ جرمن علاقوں پر بم برسا رہے تھے اور جرمنوں کے مقبوضہ علاقوں اور بندرگاہوں جہاز سازی کے کارخانوں، سلسلۂ رسل و رسائل اور برلن کے علاقوں کے صنعتی مراکز کو خاص طور پر اپنے حملوں کا نشانہ بنا رہے تھے لیکن حملہ کا شدید تسلسل فاصلہ کی دوری کے باعث قائم نہ رکھا جا سکتا تھا۔ تاہم برلن تقریباً چالیس ہوائی حملوں کا شکار بنا اور بولون، لاہویر، اوسٹنڈ، اور کیل و ولہلم شیون کے بحری اڈوں اور ہمبرگ و بریمن کی بندرگاہوں کو سخت ہوائی حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ اور مغربی جرمنی کے کئی سامان جنگ تیار کرنے والے کارخانوں کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔

بین الاقوامی سیاسی معلومات

آپ روزانہ اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں لیکن مطالعہ کے دوران میں آپ کے سامنے بیشمار الفاظ آتے ہیں جن کا صحیح مطلب سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے خبروں اور واقعات کی اہمیت اور اُن سے پیدا ہونے والے نتائج کو اچھی طرح نہیں سمجھا جا سکتا۔ سیاسی معلومات بین الاقوامی سیاسیات میں استعمال ہونے والی تمام اصطلاحات، قوموں کے درمیان سیاسی معاہدات بین الاقوامی شخصیتوں اور تمام ممالک و اقوام کے تاریخی، سیاسی، جغرافیائی حالات کو نہایت سہل اور دلچسپ انداز میں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے جس کے بعد بین الاقوامی سیاست کو سمجھ لینا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ صفحات ۳۳۶ قیمت مجلد ۲ عہ

منیجر مکتبہ برہان قرول باغ نئی دہلی